2H3

نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

غلام احمد قادیانی

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

THE ALFAZL

QADIAN

الفضل

اخبار، ہفتہ میں تین بار

فی پرچہ تین پیسے

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی سے، ششماہی للعہ، سہ ماہی عہ

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۵۸ | مورخہ ۱۷ ر نومبر سنہ ۱۹۲۵ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۴۴ھ | جلد ۱۳

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حرم اول میں ولادت باسعادت

جماعت احمدیہ کی مبارکباد اپنے امام حضور کے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی اولاد کے متعلق دعا

با برگ و بار ہوویں اک سے ہزار ہوویں ✻ یہ روز کر مبارک سُبحان من یّرانی

ہم نہایت خوشی کے ساتھ یہ مسرت آمیز اور خوش کن خبر احباب کرام تک پہنچاتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۱۳ ر نومبر ۱۹۲۵ء جمعہ کی رات حضور خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حرم اولٰی میں فرزند متولد ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ "الفضل" تمام جماعت احمدیہ کی طرف سے اپنے پیارے امام کے حضور اور تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں تہ دل سے مبارکباد عرض کرتا ہے۔ اور خدائے قدوس کی بارگاہ میں دست بدعا ہے کہ مولا کریم مولود مسعود کو باقبال لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور سلسلہ احمدیہ کے لئے خصوصاً اور تمام دنیا کے لئے عموماً برکات و انوار کا باعث بنائے۔ آمین ثم آمین ۔

نظم

قصیدہ در شانِ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

(از احقر الخدام خاکسار عبدالرحمٰن خاکی ۔ کوہ مری)

طلوعِ صبحِ صادق نورِ ایمانِ بشیرالدین ۔ فیوضِ ابرِ خاور رنگِ فیضانِ بشیرالدین
دلیلِ منزلِ سالک بخومِ علم و عرفانش ۔ کفیلِ عقدۂ طالب دبستانِ بشیرالدین
عدیلِ عنبرِ دانش ۔ مثیلِ طرۂ حکمت ۔ شمیمِ روح افزائے گلستانِ بشیرالدین
فنائے ہستی کفر و شرار و غرمنِ بدعت ۔ حیاتِ درجِ مسلم زور برہانِ بشیرالدین
زمینِ قادیان شد رشکِ نورِ وادیٔ ایمن ۔ فروغِ جلوۂ طور است و رجانِ بشیرالدین
حلیم و عالم و عامل سلیم و سالم و واصل ۔ شفیق و مشفق و عادل زہے شانِ بشیرالدین
دعائے او قضائے حق ندائے او ندائے حق ۔ نشانِ اعظم الشان است فیضانِ بشیرالدین
ربیبِ سایۂ رحماں حبیبِ حضرت یزداں ۔ فروغِ چشمِ عالم نورِ عرفانِ بشیرالدین
امامِ عارفِ کامل بحق شاغل بحق مائل ۔ مثالِ ابرِ بافراط فیضِ احسانِ بشیرالدین
جمالش جانِ محبوبی ۔ کمالش معدنِ خوبی ۔ چہ گوہرہائے منثور است در کانِ بشیرالدین
حیا و صفّے او قائم وفا رسمے از و دائم ۔ بقا نقشے است از نقاشِ رضوانِ بشیرالدین
وجودِ اہرمن لرزاں ۔ پلنگِ نفسِ دوں ترساں ۔ زغیظ و ہیبتِ شیرِ نیستانِ بشیرالدین
کلامش مایۂ یحیی العظام است ارمغانِ دانی ۔ شنو با گوشِ ہوش درسِ قرآنِ بشیرالدین
بہارِ گلشنِ امکاں ۔ ہزار گلبنِ عرفاں ۔ حصارِ دین و ایماں جذبۂ آنِ بشیرالدین
براتِ عاشقاں حسنش حیاتِ روحِ احسانش ۔ نجاتِ جانِ مسلم حسن و احسانِ بشیرالدین
تپِ عشقِ خداوندی ۔ غمِ تبلیغِ دینِ حق ۔ چہا مجموعۂ درد است و رجانِ بشیرالدین
نسیمِ روضۂ رضواں ۔ قسیمِ کوثرِ عرفاں ۔ حریمِ کعبۂ ایقاں دبستانِ بشیرالدین
ادب آموزِ ہشیاراں ۔ طرب اندوزِ مہجوراں ۔ حدیثِ عشق و شورِ بزم مستانِ بشیرالدین
اسیرانِ بلا را رستگاری بخشد احسانش ۔ عزیزِ مصرِ عالم ماہِ کنعانِ بشیرالدین
گذر از غم تو اے مسلم کہ احسانش ترا ملجا ۔ حذر اے دشمنِ ناداں ز میدانِ بشیرالدین
وزیرِ ہادیٔ عالم وجودش مرجعِ عالم ۔ روانِ ابنِ آدم کشتۂ آنِ بشیرالدین
ندارم ہیچ غم از صدمۂ موجِ بلا خاکی ۔ کہ من محکم گرفتم دست و دامانِ بشیرالدین

جماعت احمدیہ بنگلور کا سالانہ جلسہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ماتحت جماعت احمدیہ بنگلور کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۵ و ۱۶ ر اکتوبر مدرسہ حفیظہ ہال میں منعقد ہؤا۔ اعلان بذریعہ اشتہار کیا گیا۔ رات کے ۹ بجے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد حضرت علامہ صوفی حافظ روشن علی صاحب نے "اسلامی تصوف" اور مولانا عبدالکریم صاحب مولوی فاضل نے "احمدیت عین اسلام ہے" پر نہایت مدلل و احسن پیرائے میں تقریریں فرمائیں۔ سامعین کی تعداد کافی تھی۔ جن میں چند عمائدین شہر بھی تشریف فرما تھے۔ جلسہ رات کے ۱۲ بارہ بجے ختم ہؤا۔

دوسرے دن پھر اشتہار تقسیم کئے گئے۔ اس دن مخالفوں نے بھی ایک چھوٹا سا اشتہار "جلسہ کی ممانعت" کے نام سے نکالا۔ رات کے ۹ بجے کارروائی شروع ہوئی۔ قرأت قرآن کریم و نظم کے بعد علامہ صوفی حافظ روشن علی صاحب کی تقریر "سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت" پر نہایت موثر لہجہ میں ہوئی۔ اس تقریر میں کچھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سوانح عمری۔ پھر مسیح ناصری کی وفات چند پیشگوئیاں اور کچھ نبوت کا ذکر بھی آگیا تھا۔ بعد میں "اسلام ہی ایک عالمگیر مذہب ہے" پر مولوی عبدالکریم صاحب کا لیکچر ہؤا۔ باوجود مخالفوں کی جلسہ گاہ کے قریب ناکہ بندی کرکے بدزبانی کرنے اور آنے والوں کو روکنے کے لوگ کثرت سے آئے۔ اور نہایت سکون و اطمینان سے سنتے رہے۔ الحمدللہ اس رات کا اجلاس بھی بخیر و خوبی ختم ہؤا۔

اس موقعہ پر ہم جناب سید عبدالرحمٰن صاحب میر مدرس مدرسہ حفیظہ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے کسی کی کچھ پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنی فراخ دلی سے اپنے مدرسہ کا وسیع ہال سپرد فرمایا۔ نیز جناب کونسلر عبداللطیف صاحب میونسپل کمشنر نے بھی ہمارے علماء و مہمانوں کے آرام و آسائش کے لئے اپنا ایک پُر فضا بنگلہ عنائت فرمایا۔ ہم آپکی اس عنائت و مہربانی کے بھی ازحد مشکور ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان ہر دو حضرات و دیگر سامعین کو جزاء خیر دے۔ اور حق کے قبول کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ خاکسار غلام قادر سیکرٹری انجمن احمدیہ بنگلور

احمدیہ مجاہدین دمشق کیلئے درخواست دعا

دمشق میں سخت بدامنی ہے اور امن کی بنیادیں متزلزل ہیں۔ ساری جماعت سے درخواست ہے۔ کہ مجاہدین احمدیہ کے لئے درد دل سے دعائیں مانگیں کہ خدا تعالیٰ ان کو ہر ایک شر سے محفوظ رکھے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

یوم سہ شنبہ - قادیان دارالامان - ۱۷ نومبر ۱۹۲۵ء

مسلمان اور اچھوت اقوام کی اصلاح

گاندھی جی کا متعصبانہ فیصلہ

ہندوستان کی وہ قومیں جنہیں اچھوت کہا جاتا ہے ہندوازم سے قطعاً کوئی تعلق اور واسطہ نہیں رکھتیں - ہندو ویدوں کو اپنی مقدس مذہبی کتب مانتے ہیں - لیکن اچھوت انہیں یہ درجہ نہیں دیتے - ہندو گائے کو بڑا متبرک بلکہ قابل پرستش حیوان یقین کرتے اور اسے بچانے کے لئے آئے دن مسلمانوں سے لڑائی جھگڑا مول لیتے رہتے ہیں - لیکن اچھوت بڑی چاہت اور شوق سے گائے کا گوشت کھاتے ہیں اسی طرح ہندوؤں کے دیگر مذہبی اعتقادات سے اچھوت دور کا بھی تعلق نہیں رکھتے - لیکن باوجود اس کے مہاتما گاندھی جی نہ صرف انہیں ہندوؤں کا ایک حصہ قرار دیتے ہیں - بلکہ مسلمانوں کو اچھوت اقوام کی اصلاح سے باز رہنے کے لئے دھمکی بھی دیتے ہیں - چنانچہ انہوں نے اپنے اخبار "ینگ انڈیا" میں اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ کیوں مسلمان بھی اچھوتوں کی اصلاح کا کام اختیار نہ کریں لکھا :-

"یہ کام صرف ہندوؤں ہی کے ذریعہ ہو سکتا ہے مسلمانوں - عیسائیوں اور دیگر غیر ہندو اشخاص کو اس کی آزادی حاصل ہے - کہ وہ اچھوت پن پر ہندو مذہب کی کسی دوسری برائی کی طرح نکتہ چینی کریں وہ اس اصلاح کو اپنی اخلاقی مدد دے سکتے ہیں - مگر ان کو اس سے آگے نہ بڑھنا چاہیئے - اگر وہ بڑھینگے تو خود کو ہندو مذہب کی نسبت برے ارادے رکھنے کے الزام سے نہ بچا سکیں گے"

اگرچہ مسلمان بدقسمتی سے پہلے ہی تبلیغ اسلام کے فرض سے غافل ہیں - اور اچھوت اقوام کو نہ صرف اسلام میں داخل کرکے انسانیت کے اصل درجہ پر لانے کی کوشش نہیں کرتے بلکہ اگر کوئی یہ کام کرنا بھی چاہے - تو اس کے راستہ میں بھی رکاوٹیں ڈالتے ہیں - جیسا کہ ایک علاقہ میں ہمارے مبلغین کے ساتھ جو اچھوت اقوام کی اصلاح پر مقرر تھے - انہوں نے سلوک کیا - لیکن باوجود ایسی غفلت اور کوتاہی میں پڑے ہونے کے مسلمان ہرگز یہ گوارا نہیں کرینگے - کہ مہاتما جی اچھوت اقوام کی اصلاح کا حق ان سے قطعاً چھین لیں اور یہ کام صرف اس مذہب کے لوگوں کے لئے مخصوص قرار دے دیں - جو اچھوت اقوام کی پیدائش کا اصل موجب اور جڑھ ہے - سمجھ میں نہیں آتا - جب ہندو مذہب نے ہی خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ایک حصہ کو اچھوت قرار دے کر انسانیت کے تمام حقوق سے محروم کر دیا ہے - تو وہی اس کی اصلاح کس طرح کر سکتا ہے - اور کیوں اہل اسلام کو حق نہیں ہے - کہ خدا تعالیٰ نے اسلام میں جو مساوات رکھی ہے - اس سے ان لوگوں کو بھی بہرہ اندوز کریں - جنھیں ہندو دہرم نے سب مخلوق سے زیادہ ذلیل اور حقیر قرار دے رکھا ہے۔

مہاتما جی کے متعلق ہماری شروع سے یہ رائے رہی ہے کہ اسلام کے متعلق ان کے خیالات اور مقاصد کسی بڑے سے بڑے متعصب ہندو سے کم نہیں - بلکہ اثرات کے لحاظ سے بہت زیادہ خطرناک ہیں - ہم اس کی تائید میں آپکے مندرجہ بالا الفاظ پیش کرتے ہیں - آج تک ہندوؤں کے کسی پُر تعصب لیڈر نے بھی مسلمانوں کے متعلق یہ نہیں کہا - کہ انہیں اچھوت اقوام کی اصلاح کرنے اور ترقی دینے کا حق نہیں ہے لیکن مہاتما جی کھلے الفاظ میں فرما رہے ہیں - کہ مسلمانوں کو اچھوت اقوام کی اصلاح کے لئے ہندوؤں کو ہوشیار کرتے رہنے سے آگے نہیں بڑھنا چاہیئے - ورنہ ہندو انہیں اپنا دشمن سمجھنے میں حق بجانب ہونگے۔

مہاتما جی اگر غور کرینگے - تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ ان کا یہ فیصلہ سراسر ناجائز اور یک طرفہ ہے - اور ان کی یہ توقع کبھی پوری نہیں ہو سکے گی - کہ ہندو اچھوت اقوام کی اصلاح کرکے انہیں اپنے جیسے انسان سمجھنے لگ جائیں گے چنانچہ اس بارے میں انہیں جو تازہ تجربہ علاقہ کچھ میں ہوا ہے وہ شاہد ہے - اس علاقہ کے ایک مقام میں اچھوت اقوام کی اصلاح کے متعلق جلسہ کیا گیا - جس میں شمولیت کے لئے مہاتما جی کو مدعو کیا گیا - جب وہ پہنچے - تو انہیں معلوم ہوا کہ اچھوت ادھار کے حامیوں نے ایسے جلسہ میں بھی ان لوگوں کو علیحدہ حصہ میں لکڑی کا جنگلہ لگا کر محصور کر رکھا ہے - اور جب مہاتما جی ان میں سے گذر کر سٹیج پر پہنچے - تو خود مالک مکان بھی جو اچھوت ادھار کا بہت بڑا حامی تھا - برافروختہ ہو گیا - اور جلسہ میں اس قدر ابتری پھیلی - کہ مہاتما جی کو معہ اپنے ساتھیوں کے جلسہ برخاست کرکے چلا جانا پڑا۔

اِن حالات میں اچھوت ادھار کا حق محض ہندوؤں کے لئے مخصوص کرنا نہ صرف حد درجہ کی تنگ دلی اور متعصب ہونے کی علامت ہے - بلکہ اچھوت اقوام پر بھی بہت بڑا ظلم ہے - کیونکہ ہندوؤں نے آج تک نہ انہیں انسان سمجھا - اور نہ آیندہ سمجھنے کے لئے تیار ہیں - اس کے لئے ضرورت ہے - کہ مسلمان توجہ کریں - اور اچھوت اقوام پر ثابت کر دیں - کہ سوائے اسلام کے اور کوئی مذہب انہیں ذلت کے گڑھے سے نکالکر انسانیت کے درجہ پر پہنچانے کی ہمت نہیں رکھتا - اگر مسلمان اس بارے میں کوشش کریں - تو ہر لحاظ سے نہایت حوصلہ افزا نتائج نکل سکتے ہیں۔

اِس موقعہ پر ہم اپنی جماعت کے لوگوں سے صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں - کہ وہ اپنے تبلیغی فرائض کو ادا کرتے ہوئے اس ضروری اور اہم پہلو کو بھی ضرور مدنظر رکھیں - جہاں جہاں وہ لوگ پائے جائیں - جنہیں اچھوت کہا جاتا ہے - ان کی اصلاح کی پوری کوشش کریں۔

غیر احمدیوں سے چندہ

۴ نومبر ۱۹۲۵ء کے پیغام صلح میں جناب مولوی محمد علی صاحب کا جو خطبہ جمعہ شائع ہوا ہے - اس کا ایک درمیانی عنوان "بعد قادیان کا چندہ" ہے - بظاہر تو ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ یہ بھی خطبہ جمعہ کا ہی حصہ ہے - لیکن ایسے رکیک الفاظ استعمال کئے گئے ہیں - ان سے شبہ گذرتا ہے - کہ شاید یہ ان کے نہ ہوں - کیونکہ ہم ان سے بہت زیادہ متانت اور سنجیدگی تہذیب اور شرافت کے متوقع ہیں۔

بہرحال وہ سطور جناب مولوی صاحب کی ہوں - یا پیغام صلح کی اپنی - جو اس نے ایسے رنگ میں خطبہ کے ساتھ ملا کر شائع کیں کہ ان کی طرف منسوب ہو سکتی ہیں - ان میں ایک غیر احمدی کے چندہ کا ذکر کرتے ہوئے جناب ملک صاحب خان صاحب کے متعلق لکھا

ہے۔ کہ انہیں غیر احمدیوں نے بڑی بڑی رقوم چندہ میں دی ہیں۔ اور ڈیڑھ ہزار کی جو رقم انہوں نے مزار مسیح موعودؑ کے گرد چار دیواری بنانے کے لئے بھیجی ہے۔ یہ انہی رقوم کا مجموعہ ہے۔

اس کے متعلق ہم صرف اتنا ہی کہنا چاہتے ہیں کہ ڈیڑھ ہزار کی رقم جناب ملک صاحب موصوف نے اپنی طرف سے بھیجی تھی۔ نہ کہ غیر احمدیوں کی طرف سے۔ اس لئے انہی کے نام سے وصول کی گئی۔ اس سے ہمارا غیر احمدیوں سے چندہ وصول کرنا کہاں ثابت ہوا۔ اگر ضرورت ہوئی۔ تو مزید روشنی جناب ملک صاحب خود ڈال دینگے ؛

اسی سلسلہ میں پیغام نے یہ لکھا ہے :-

"اس سے پیشتر خود جناب میاں صاحب نے مغربی افریقہ سے یہ خبر سن کر کہ وہاں کئی ہزار لوگ مسلمان ہو گئے۔ یا احمدی ہو گئے۔ غیر احمدیوں کی خدمت میں اپیل کی تھی۔ اپنے مال قربان کرکے ثواب لیں۔"

مگر یہ بالکل غلط ہے۔ آج تک کبھی کوئی اپیل حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے غیر احمدیوں سے چندہ طلب کرنے کے متعلق نہیں کیا۔ معلوم ہوتا ہے۔ پیغام کے نو آموز ایڈیٹر صاحب نے محض سُنی سنائی بات پر یقین کرکے یہ لکھ دیا ہے۔

مذکورہ بالا خود ساختہ باتیں بیان کرکے پیغام نے یہ نتیجہ نکالا ہے

"یہ اچھی بات ہے۔ کہ انہوں (حضرت خلیفۃ المسیح) نے ایک غلط راہ کو چھوڑ دیا۔ وہ غیر احمدیوں سے چندہ لینا نامناسب سمجھتے تھے۔ اور لاہوری احمدیوں پر یہ طعن کیا کرتے تھے کہ غیر احمدیوں سے چندہ طلب کرتے ہیں۔ زمانہ گذرنے پر انہوں نے اس بات کو محسوس کر لیا ہے کہ غیر احمدیوں سے چندہ لینا ناجائز نہیں۔ اور نہ ہی موجب عار ہے۔ جوں جوں وہ عمر میں بڑھتے ہیں۔ توں توں پختہ کار ہو رہے ہیں۔ اور یہ بڑی خوشی کی بات ہے۔"

مگر "پیغام" کی ساری خوشی محض اس لئے ہے۔ کہ جس "دریوزہ گری" کے مرتکب آج تک "لاہوری احمدی" ہوتے رہے۔ اور ہو رہے ہیں۔ اس میں وہ ہمیں بھی شریک خیال کر رہا ہے۔ حالانکہ ہم اب بھی اشاعت احمدیت کے لئے کسی غیر احمدی سے ایک پیسہ مانگنے کے لئے بھی تیار نہیں۔ اور اسے موجب عار سمجھتے ہیں۔ اور پیغام ہرگز ثابت نہیں کر سکتا۔ کہ ہم نے کبھی "لاہوری احمدیوں" کی طرح غیر احمدیوں کے دربدر پھر کر بھیک مانگا ہو۔ یا ان سے درخواست کی ہو۔ ہاں کسی ایسی غرض کے لئے جو عام اسلامی مفاد سے تعلق رکھتی ہو۔ اور جس کا براہ راست تبلیغ احمدیت سے تعلق نہ ہو۔ اس کے لئے اگر کوئی شخص چندہ دے۔ تو اسے قبول کیا جا سکتا ہے مثلاً انسداد ارتداد ایسا کام تھا۔ جہاں ہمارے مدنظر تبلیغ احمدیت کا سوال نہیں تھا۔ بلکہ مسلمانوں کی طرف سے آریوں کے حملہ کا اندفاع تھا۔ اس کے لئے اگر کسی نے ہماری جان بازی اور بے ریا خدمت گذاری سے متاثر ہو کر مالی امداد کی۔ تو اسے ہم نے منظور کر لیا۔ اور ۹ ۱ر اکتوبر کے الفضل میں جس رقم کا ذکر ہے وہ ایسی ہی ہے۔

پس ہم یہ تو جائز سمجھتے ہیں۔ کہ ان اغراض کے لئے جو عام مسلمانوں سے تعلق رکھتی ہوں۔ اور جنہیں تبلیغ احمدیت کا سوال نہ ہو۔ غیر احمدی اصحاب کی مالی امداد منظور کر لی جائے۔ مگر یہ قطعاً ناجائز سمجھتے ہیں کہ احمدیت کی شکل بگاڑ کر اور بنیادی عقائد ترک کرکے غیر احمدیوں کے آگے دست سوال دراز کیا جائے۔ ہمیں "لاہوری احمدیوں" کے متعلق یہی شکایت ہے، کہ انہوں نے احمدیت میں رخنہ ڈالدیا۔ اور صحیح عقائد ترک کر دیئے ہیں۔ کیونکہ اس کے بغیر انہیں غیر احمدیوں سے چندہ نہیں مل سکتا تھا ؛

حضرت خلیفۃ المسیح کے سفر اور پیغام

"پیغام" نے اپنے اسی پرچہ میں "خاکسار بشارت احمد" کی طرف سے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں مضمون نگار نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے گذشتہ چندروزہ سفر ڈلہوزی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اسے حضور کے ساتھ "جاہ و حشم" نظر نہ آیا۔ اور "قوم کا روپیہ ظاہری ٹیپ ٹاپ پر جو برباد ہوتا تھا اب کی دفعہ نہ ہُوا۔"

اسی طرح حضور کے رسول اور لاہور تشریف لے جانے کا عام اعلان نہ ہونے کا حوالہ دیکر لکھا ہے :-

"معلوم ہوتا ہے۔ شاید بعض ان کے مریدوں نے اخلاقی جرأت سے کام لے کر ان کے انداز سیاحت پر اعتراض کیا ہے جس سے یہ اصلاح نظر آتی ہے۔ یہ آثار اچھے ہیں۔"

قبل اس کے کہ اصل معاملہ کے متعلق کچھ عرض کیا جائے۔ یہ گذارش ہے۔ کہ غیر مبایعین تو آج تک یہ کہتے چلے آرہے ہیں کہ پیر پرستی کی وجہ سے مبایعین میں اخلاقی جرأت ہی نہیں رہی اب یکایک بشارت احمد صاحب کو ہم میں اخلاقی جرأت۔ "شاید" اور "بعض" کا نقاب اوڑھے ہونے کے باوجود کیونکر نظر آگئی کیا اب وہ یہ مانتے ہیں۔ کہ پیر پرستی کے باوجود اخلاقی جرأت پیدا ہو سکتی ہے۔

"پیغام" کا یہ الزام بالکل غلط ہے کہ کبھی قوم کا روپیہ ظاہری ٹیپ ٹاپ پر صرف ہُوا۔ ہر ایک خرچ کے متعلق جس قدر احتیاط اور ایثار سے کام لیا جاتا ہے۔ اس کی نظیر کسی اور جگہ ملنا ناممکن ہے۔ اور عام اعلان کے بغیر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے رسول اور لاہور کا ہی سفر نہیں کیا۔ بلکہ اس سے پہلے بھی ایسے سفر کئے گئے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہوتی ہے۔ کہ تا قوم پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے سفر کے اخراجات کا بار نہ پڑے۔ کیونکہ اعلان ہونے پر اس مقام کے قریب قریب کے احباب حضور کی زیارت اور قدم بوسی کے لئے جمع ہو جاتے ہیں ؛

علاوہ ازیں ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ جب مہمات دینیہ میں دن رات کی مصروفیت کے باعث حضور کی صحت بہت کمزور ہو جاتی ہے۔ تو مجبوراً حضور بحالی صحت کے لئے چندروز باہر تشریف لے جاتے ہیں۔ تا کام کا بار کسی قدر ہلکا ہو کر کسی قدر قوت حاصل ہو سکے۔ لیکن اگر اعلان کیا جائے۔ تو خدام کے جمع ہو جانے کی وجہ سے جو اپنے جذبہ اشتیاق اور فور شوق کے سبب مجبور ہوتے ہیں۔ حضور کو آرام کا موقع نہیں مل سکتا ؛

پس حضور کے کسی مختصر سے سفر کا جو صرف بحالی صحت کے لئے کیا جاتا ہے۔ عام اعلان نہ ہونے کی یہ وجوہات ہیں۔ جو ہم نے عرض کر دی ہیں۔ آگے پیغام جو چاہے خیال کرے ؛

خلافت کا روپیہ اور خلافتی لیڈر

اخبار "سیاست" کے موجودہ ایڈیٹر اور خلافت کمیٹی کے سرگرم ممبر سید حبیب صاحب کے بھائی سید عنایت صاحب نے عام اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے :-

"قید کے زمانہ میں ظفر علی کی بیوی کو دو صد روپیہ ماہوار مجلس سے چار سال تک وظیفہ ملا۔ چھ ہزار بطور قرض لئے۔ اور کئی ہزار بمد امداد زمیندار مجلس سے لے۔ خلافت اخبار بمبئی پر مجلس نے دو لاکھ روپے خرچ کئے۔ اور سید حبیب اور ڈاکٹر کچلو کے سوا شاید ہی کوئی معروف مسلمان محبوس خلافت ایسا نکلے۔ جس نے قوم سے پنجاب کی مجلس خلافت کے وسیلے یا مرکزی دفتر سے یا کسی اور ذریعہ سے وظیفہ، مدد یا تنخواہ یا کسی اور طریق سے روپیہ لیا ہو۔"

اس سے ظاہر ہے کہ ہر خلافت کمیٹی ان لوگوں کے لئے جو اس کے عہدہ دار ہیں۔ عیش کرنے کا ذریعہ رہی ہے۔ اور اسی لئے اب بھی جبکہ اصل خلافت ہی دنیا سے اٹھ گئی۔ اسی کوشش میں ہیں کہ یہ سونے کی چڑیا ان کے ہاتھ سے نہ نکلے ؛

ذبح البقر اور قانون

بعض مقامات میں جہاں ہندوؤں کا زور ہے۔ وہ اس بات کی کوشش کر رہے ہیں کہ گئو ذبح کرنا قانون کے ذریعہ بند کر دیں۔ لیکن خود سمجھدار ہندو اس بنا پر اسکے مخالف ہیں کہ یہ مذہب میں دست اندازی ہوگی اور اس صورت میں خود ہندوؤں کو مشکلات کا سامنا ہوگا۔ چنانچہ بنگلور میں تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر برا نچے نے فرمایا :-

"گئو کشی قانوناً ممنوع قرار نہیں دینی چاہیئے۔ کیونکہ مذہب کو سیاست سے الگ رکھنا چاہیئے۔"

یہ بالکل درست مشورہ ہے۔ ورنہ ملکی معاملات میں ہندوؤں کو خود بھی اسی مشکل میں گرفتار ہونا پڑیگا۔ جس میں وہ مسلمانوں کو ڈالنا چاہتے ہیں ؛

نبوت مسیح موعود اور غیر مبایعین

نمبر (۲)

مولوی محمد علی صاحب نے اپنی کتاب "مسیح موعود و ختم نبوت" میں خاتم النبیین کے معنے آنحضرت کی مہر سے نبی بننے کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کی ایجاد قرار دیتے ہوئے مطالبہ کیا تھا۔ کہ

"جب دو فریق کا جھگڑا ہے۔ کہ اس کے امام کا یہ مطلب تھا یا وہ تو قرآن کریم کی صریح ہدایت موجود ہے۔ فان تنازعتم فی شیئ فردوہ الی اللہ و الرسول۔ تو اب رسول کی طرف لوٹانے سے اس بات میں ادنیٰ شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ کیونکہ ایک دو حدیثوں میں نہیں بیسیوں حدیثوں میں خاتم النبیین کی تفسیر لا نبی بعدی یا اس قسم کے الفاظ سے آنحضرت صلعم سے مروی ہے۔ لیکن یہ تفسیر کہ اس سے مراد ایسا نبی جس کی مہر سے آئندہ نبی بنا کریں گے۔ کسی ایک حدیث میں بھی نہیں۔ جب تک میاں صاحب اس معنی پر کوئی حدیث اس مضمون کی پیش نہ کریں۔ اس وقت تک ان کا قول عند اللہ و عند الناس مردود ہے۔ اور وہ قیامت تک بھی کوئی حدیث اس مضمون کی پیش نہیں کر سکتے۔ اس بناء پر یہ مسئلہ نبوت جو میاں صاحب نے ایجاد کیا ہے۔ اسے کوئی قرآن و حدیث کے ماننے والا مسلمان قبول نہیں کر سکتا"

اس مطالبہ کے جواب میں میں نے ثابت کیا تھا کہ خاتم النبیین کے معنی آئندہ آنحضرت صلعم کی مہر سے نبی بننے کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی ایجاد قرار دینا سراسر غلط اور دور از صداقت ہے اور مولوی محمد علی صاحب کی تحریر سے نہایت وضاحت سے دکھایا تھا۔ کہ وہ خاتم النبیین کے معنے مہر سے آئندہ نبی بننا نہ صرف رسالہ احمدؐ مسیح موعود میں اپنا مذہب قرار دے چکے ہیں۔ بلکہ اسے تمام جماعت احمدیہ کا عقیدہ بتایا ہے۔ پھر مولوی صاحب کے قرآنی استدلال سے یہ ثابت کیا تھا۔ کہ آپ امت محمدیہ میں صدیق شہید کے علاوہ نبی بننے کو قرآن مجید کی آیات سے ثابت کرتے رہے ہیں۔

اس کے بعد میں نے مولوی صاحب کے اصول کو مد نظر رکھتے ہوئے دو مطالبات کئے تھے۔ پہلا مطالبہ یہ تھا۔ کہ حدیث میں مسیح موعود کے لئے جو نبی اللہ کا لفظ آیا ہے۔ اس کے متعلق دونو فریق کا جھگڑا ہے۔ ہم کہتے ۱۹۰۱ء کے بعد آپ نے اس سے محدثیت مراد نہیں لی۔ مولوی صاحب کا خیال یہ ہے۔ کہ محدثیت ہی مراد ہے۔ اس لئے ہم چونکہ اپنے امام کا مطلب کچھ سمجھتے ہیں۔ اور مولوی صاحب کچھ اور اس لئے موجب ان کے پیش کردہ اصول کے کوئی حدیث پیش کی جائے۔ جس سے ثابت ہو۔ کہ مسیح موعود کے لئے نبی اللہ کا لفظ انہی معنوں میں آیا ہے۔ جو مولوی صاحب کے مسلمہ ہیں۔ اور پھر مولوی صاحب کے الفاظ میں لکھا تھا۔ کہ اگر وہ ایسی حدیث پیش نہ کریں۔ تو ان کا قول عند اللہ و عند الناس مردود سمجھا جائے گا۔ دوسرا مطالبہ یہ تھا۔ کہ مسیح موعودؑ نے اپنے تئیں مسیح ناصری علیہ السلام سے تمام شان میں بڑھ کر قرار دیا ہے۔ ہم از روئے تحریرات مسیح موعود اس سے یہ سمجھتے ہیں۔ کہ آپ نبی ہیں۔ مگر مولوی صاحب کے نزدیک کسی نبی سے تمام شان میں بڑھ کر ہونے کو نبوت لازم نہیں۔ چونکہ ہم کچھ سمجھتے ہیں اور وہ کچھ۔ اس لئے مولوی صاحب بموجب اپنے اصول کے جب تک اپنے معنوں میں کوئی حدیث نہ دکھائیں۔ اس وقت تک ان کا قول انہی کے الفاظ میں عند اللہ و عند الناس مردود سمجھا جاوے گا۔ جسے کوئی مسلمان قبول نہیں کر سکتا۔

میرا دعوےٰ ہے۔ کہ ایڈیٹر پیغام یا ان کا کوئی ہمنوا بلکہ سارے لاہوری صاحبان مل کر بھی میرے مطالبات کو پورا نہیں کر سکتے۔ اور یہ کلنک کا ٹیکا ان کے ماتھے پر تا قیامت لگا رہے گا۔ کہ ان کے موہومہ عقائد بوجہ احادیث نہ پیش ہونے کے بموجب اصول مولوی صاحب کے عند الناس و عند اللہ مردود ہیں۔ اور کوئی قرآن و حدیث کے ماننے والا مسلمان انہیں قبول نہیں کر سکتا۔ مطالبات کے جواب کی حقیقت واضح کرنے کے بعد اب میں باقی باتوں کے جواب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ جو راقم مضمون نے اس بات کے ثابت کرنے کیلئے پیش کی ہیں۔ کہ مولوی صاحب کے خاتم النبیین کے معنے آنحضرت صلعم کی مہر سے نبی بنا کرنے کا یہ مطلب نہیں۔ کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی سمجھا کرتے تھے۔ بلکہ نبی سے مراد آپ کی محدث ہوا کرتی تھی۔

مضمون نگار صاحب بجائے اس کے کہ مولوی محمد علی صاحب کی کسی تحریر سے بتاتے۔ کہ جب آپ مسیح موعود علیہ السلام کو نبی۔ رسول عظیم الشان نبی یا پیغمبر آخر الزمان لکھا کرتے تھے۔ تو ان کا مقصود نبوت نہیں ہوا کرتا۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریروں کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"اگر حضرت امیر بھی حضرت مسیح موعود کی ایسی ہی نبوت مانتے تھے کہ جس کے انکار سے ایک مسلمان کافر ہو جاتا ہے۔ تو کوئی ایسی تحریر بھی آپ کی پیش کرنی چاہیئے۔ ورنہ اس کی عدم موجودگی میں یہی ماننا پڑے گا۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے زمانہ تک احمدیہ لٹریچر میں نبوت بمعنی محدثیت ہی استعمال ہوتا رہا"

کیا عجیب مطالبہ ہے۔ کہ جب تک یہ نہ دکھایا جائے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کسی مسلمان کو کافر سمجھتے تھے۔ اس وقت تک یہ سمجھا جائیگا۔ کہ وہ لفظ نبی بمعنی محدث استعمال کیا کرتے تھے۔

مگر کیا بار بار نبی عظیم الشان نبی یا پیغمبر آخر الزمان کے الفاظ اس بات کے کم شاہد ہیں۔ کہ ہم یہ تلاش کرتے پھریں۔ کہ مولوی صاحب نے کسی مسلمان کو کافر کہا ہے یا نہیں۔ کفر تو نتیجہ ہے انکار نبوت کا۔ جب مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو زمرہ محدثین میں نہیں بلکہ زمرۂ انبیاء میں داخل سمجھتے رہے ہیں۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے۔ کہ نؤمن ببعض و نکفر ببعض کے قائل کو آپ از روئے قرآن کافر سمجھتے ہوں۔ اگر انہیں ایسا لکھنے کی ضرورت پیش نہ آئی ہو تو اس سے اصل مدعا کے اثبات میں کوئی محذور لازم نہیں آتا۔ اصل بات حل طلب یہ ہے۔ کہ آپ مسیح موعود علیہ السلام کو زمرہ محدثین میں داخل سمجھتے تھے یا زمرۂ انبیاء میں۔ اگر آپ کوئی ایسی تحریر پیش کر سکیں تو فبہا ورنہ بلا ثبوت کس طرح مان لیا جائے کہ مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو انبیاء کے زمرہ میں داخل سمجھنے کے باوجود انہیں محدث یقین کرتے تھے۔ مولوی صاحب آج کل تو حضرت صاحب کو نبی کہنا اسلام کی بیخ کنی سمجھتے ہیں۔ اگر اس وقت بھی وہ یہی خیال رکھتے۔ تو کیوں بار بار اپنی تحریروں میں آپ کو نبی قرار دیتے۔

اس جگہ مولوی صاحب کی ایک اور تحریر درج کی جاتی ہے۔ جس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو زمرۂ محدثین میں نہیں بلکہ زمرۂ انبیاء میں داخل سمجھتے تھے۔ یہ حوالہ کیا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب کی نبوت کے مسئلہ پر بحث ہے۔ مولوی صاحب فریق ثانی کے آدمی سے حضرت صاحب کی نبوت منوانا چاہتے ہیں۔ اور ایک قرآنی دلیل پیش کرتے ہیں۔ فریق ثانی کا آدمی اس پر جرح کرتا ہے۔ مولوی صاحب دیسے رنگ میں اس جرح کی تردید کرتے ہیں۔ جس سے صاف پایا جاتا ہے۔ کہ حضرت صاحب کا دعوےٰ آپ کے نزدیک محدثیت کا نہ تھا۔ بلکہ مدعی نبوت کا دعویٰ تھا۔

چنانچہ مولوی صاحب لکھتے ہیں:۔ "امتیازی نشان سچے اور جھوٹے مدعی نبوت میں وہ ہے۔ جس کو قرآن کریم نے اس پختہ اور حتمی وعدہ کے رنگ میں بیان کیا۔ کہ (۱) لننصرن رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیوٰۃ الدنیا۔ خواجہ غلام الثقلین صاحب نے اس پر لکھا ہے۔ (۱) شیطان نے خدا کی عزت کی قسم کھائی۔ وہ سب کو گمراہ کرے گا . . . . شیطان اپنے خیال میں سچا ہو گیا۔ . . . . (۲) بنی اسرائیل کی عورتوں کو چھوڑ کر فرعون اور قوم فرعون ان بچوں کو قتل کر دیتی تھی۔ . . . . (۳) مسیح مصلوب ہو گئے۔ اور یہود نے فتح

حاصل کی ...... (۴) خلفائے اربعہ اور سبطین میں سے منجملہ چھ کے پانچ دشمنوں کے ہاتھ سے ہلاک ہوئے ؟

اس کا جواب مولوی صاحب نے یہ دیا :-

"بحث تو یہ تھی ۔ کہ سچے اور جھوٹے مدعی نبوت میں امتیازی نشان قرآن کریم نے کیا قرار دیا ہے ۔ اب خواجہ غلام الثقلین خود ہی بتادیں ۔ کہ ان پیش کردہ امور سے سوائے تیسرے کے جس میں حضرت مسیح علیہ السلام کا ذکر ہے ۔ باقی مدعی نبوت کون کون ہیں ۔ کیا شیطان مدعی نبوت ہے ۔ کیا بنی اسرائیل کے شیر خوار لڑکے مدعی نبوت تھے ۔ کیا خلفاء اربعہ اور سبطین مدعی نبوت تھے ۔ اگر نہیں تو ان باتوں کو امر زیر بحث سے کیا تعلق "

(ریویو آف ریلیجز جلدہ ع۱۱)

اب کون عقلمند ہے ۔ جو اس تحریر کو پڑھ کر یہ سمجھے کہ مولوی صاحب فریق ثانی کو حضرت صاحب کی محدثیت منوانا چاہتے ہیں ۔ بھلا اگر محدثیت والی نبوت معرض بحث میں تھی ۔ اور اسی کے امتیازی نشان بیان ہو رہے تھے ۔ تو خلفاء اربعہ میں محدثیت والی نبوت تو پائی جاتی تھی ۔ حضرت عمرؓ کی محدثیت تو احادیث میں مذکور ہے ۔ ان کے لئے کیوں یہی امتیازی نشان قرار نہ دیا گیا ۔ پس یہ امر صاف ہے ۔ کہ مولوی صاحب کے نزدیک یہ امتیازی نشان مدعی محدثیت کے لئے نہ تھا ۔ بلکہ مدعی نبوت کے لئے تھا ۔ اسی واسطے آپ نے خلفاء اربعہ سے نبوت کی نفی کر کے ان کو معرض بحث میں لانا غلطی قرار دیا ۔ کیا اس سے صراحتاً ثابت نہیں ۔ کہ مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کو محدثین کے زمرہ سے علیحدہ کر کے ان انبیاء کے زمرہ میں داخل قرار دیا ہے ۔ جس کے مسیح ناصری علیہ السلام بھی ایک فرد ہیں ؟

پھر مجیب صاحب ذرا عقل و فکر سے کام لیں ۔ کہ جب خاتم النبیین کے معنے آپ کی مہر یا اتباع سے نبی بننا مولوی محمد علی صاحب کے خود تحریر کردہ ہیں ۔ جیسا کہ میں اپنے مضمون ع۲ مندرجہ الفضل مطبوعہ ۸ ستمبر میں ثابت کر آیا ہوں ۔ تو النبیین سے مراد المحدثین کس قرینہ سے ہو گیا ۔ اگر قرآن کریم کی اس آیت میں النبیین سے مراد المحدثین ہے ۔ تو چلو چھٹی ہوئی کیوں نہ سب نبیوں کو محدث ہی قرار دے لیا جاوے ۔ اگر کہو قرینہ چاہیئے تو کہا جا سکتا ہے ۔ جس قرینہ کے ماتحت آپ نے خاتم النبیین والی آیت میں النبیین کو المحدثین لیا ہے ۔ اسی قرینہ کی بناء پر ہر جگہ نبی کے معنی محدث کئے جا سکتے ہیں ۔ مگر النبیین کو المحدثین قرار دینا سراسر توہم ہے ۔ قرآن کریم کی اس آیت میں النبیین سے مراد در حقیقت نبی ہی ہیں نہ کہ محدث ۔ اگر یقین نہ ہو تو ذرا فرصت نکال کر اپنے امیر صاحب سے ہی تصدیق کرا لو ۔ اور پھر بتاؤ ۔ کہ جب امیر صاحب کے نزدیک قرآن مجید کی اس آیت میں النبیین سے مراد المحدثین نہیں ۔ تو پھر ان کا خاتم النبیین کے معنے نبیوں کی مہر سے نبی بننا لکھنے سے یہ کیسے مراد دیا جا سکتا ہے ۔ کہ نبی بننے سے مراد آپ کی محدث بننا تھی ۔ پس حق یہ ہے ۔ کہ مولوی صاحب نے خاتم النبیین کی تفسیر نبیوں کی مہر سے نبی بننا کرتے ہوئے نبوت سے مراد محدثیت نہیں لی ۔ اور ان کا ان معنوں کو میاں صاحب کی ایجاد قرار دینا سراسر افترا و کذب و بہتان ہے ۔ مجیب نے ناجائز وکالت کرتے ہوئے سراسر اخفائے حق سے کام لیا ہے ۔ اور اپنی طرف سے ہی ایک بات بنا کر پیش کر دی ۔ جس کا وہ کوئی ثبوت نہیں دے سکتا ؟

(قاضی محمد نذیر از لائل پور)

دمشق میں احمدیت کی ضروریات

(مرسلہ)

احباب کرام ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ ۔

ہمارے آقائے نامدار حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی پیشگوئی کے مطابق حضرت احمد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل آپ کو تبلیغ دمشق مبارک ہو ۔ اور اللہ تعالےٰ آپ کو اس تبلیغ کی اہمیت کما حقہٗ سمجھنے کی توفیق دے ۔ یہ محض اللہ تعالےٰ کا احسان اور اس کا فضل ہے ۔ کہ اس بیج کی آبیاشی کے لئے جس کا اس ملک میں پھینکا جانا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کے مبارک ہاتھ سے روز اول سے مقدر تھا ۔ آپ کے دو نوجوان خادموں کو منتخب کیا ۔ اور تبلیغ کی ساری ذمے واریاں ان کو دے کر انہیں اس کشت و خون کے میدان میں اللہ تعالےٰ کے سپرد کر دیا ۔ یہ میدان جہاد بالکل وہی نظارہ دکھلاتا ہوا نظر آ رہا ہے ۔ جس کا ہنگامہ محشر آپ تیس چالیس سال تک ہندوستان کی سرزمین میں دیکھ چکے ہیں ۔ آپ کو جو کامیابی اس میدان میں ہوئی ۔ وہ ہمارے آقا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قدسیانہ تجلی نزول ملائکہ اور آپ کے مسیحانہ انفاس اور انباء الغیب کے معجزانہ اثر کے طفیل ہزاروں ہزار کی تعداد میں ٹریکٹیں ۔ رسالہ جات ۔ اخبارات اور کتابیں شائع کرنے جا بجا مبلغین کی تگ و دو مباحثات و لیکچروں کا بازار گرم ہونے سے ہوئی ۔ اس قسم کی جد و جہد بلکہ اس سے کئی بڑھ کر جہاد کی یہاں ضرورت پڑے گی ۔ اور اس کے لئے آپ کو تیار رہنا چاہیئے ۔ کیونکہ وہ قدسی تجلی جو پیارے مسیح موعودؑ میں تھی ہم میں ہو ۔ وہ مسیحانہ انفاس اور انباء الغیب کا معجزانہ اثر اب تازہ بتازہ میسر نہیں ۔ آپ کی امیدوں کو پورا کرنے کے لئے یہ تو ہو سکتا ہے ۔ کہ لوگوں میں زبانی دن رات پیغام حق اپنی ساری قوت کے ساتھ پہنچائیں ۔ اور یہ خدمت محض اللہ تعالےٰ کی توفیق سے بقدر طاقت بجا لا رہے ہیں ۔ یہ بھی ہو سکتا ہے ۔ کہ چند میں پیدل چل کر جگہ بجگہ نعرہ حق دیوانہ وار بلند کریں ۔ یہ خدمت بھی کم و بیش بجا لا رہے ہیں ۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے ۔ کہ دعاؤں میں اپنے اوقات کو صرف کیا جائے ۔ اس کی بھی توفیق مل رہی ہے ۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے ۔ کہ اپنے محبوب کی راہ میں اپنی جانوں کو ہتھیلیوں پر رکھ کر فتنہ انگیزی کا جرأت سے مقابلہ کیا جائے اس کی بھی توفیق مل رہی ہے ۔ اور دعا ہے ۔ کہ خدا تعالےٰ وہ دن کبھی بھی ہم پر طلوع نہ کرے ۔ کہ ہم اپنی جانوں کی خاطر ڈر کر تبلیغ حق میں ذرہ بھی کوتاہی دکھائیں ۔ بالآخر یہ بھی ہو سکتا ہے ۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کا ترجمہ عربی زبان میں کیا جائے ۔ اس کی بھی محض خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے توفیق مل رہی ہے ۔ چنانچہ نہ صرف دو کتابیں تیار کی جا چکی ہیں ۔ بلکہ تیسری کو بھی شروع کر دیا ہے ۔ یہ سب کچھ ہو سکتا ہے ۔ اور اس کے ساتھ بفضلہٖ تعالےٰ بھوک پیاس گرد و غبار کی تکلیف کو بھی برداشت کیا جا سکتا ہے ۔ مگر ایک ذمے واری ہے ۔ جس کے لئے ہم اب تک بے سر و سامان پڑے ہیں ۔ اور وہ اخراجات طباعت و اشاعت ہیں ۔ مشیت الٰہی نے اس کی توفیق کسی ایک فرد کو اب تک نہیں دی ۔ بلکہ اس کا بوجھ ساری جماعت پر ڈالا ہے ۔ اگر یہ توفیق ہوتی ۔ تو آپ کے یہ دو غریب الوطن خادم جہاں سب کچھ برداشت کر رہے ہیں ۔ کبھی اس قربانی سے بھی دریغ نہ کرتے ۔ اور خاموشی کے ساتھ اپنی ذمہ واریوں کو جس طرح ہوتا نپٹاتے ۔ اس ملک میں حیات و وفات مسیح و نبوت اور اعجاز انباء الغیب کے مسائل کے متعلق کسی لمبی چوڑی بحث و گفتگو کی ضرورت نہیں ۔ اور نہ یہ لوگ ہندوستانی مولویانہ منطق کو پسند کرتے ہیں ۔ بلکہ اس سے نفرت کرتے ہیں ۔ یہ اس روحانی غذا کے پیاسے ہیں ۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں میں بھری پڑی ہے ۔ ہمارے پاس چند نسخے خطاب الجلیل کے تھے ۔ اس قدر ٹوٹ کر ان پر پڑے ہیں ۔ کہ جیسے مہینوں کا بھوکا ٹکڑوں پر اور ان کے مطالبات ہر روز ہمیں سخت تشویش میں ڈال رہے ہیں ۔ یہاں کامیابی کا سب سے بڑھ کر یہی ذریعہ ہے ۔ کہ احمدیت کے لٹریچر کو عربی زبان میں کثرت سے شائع کرایا جائے ۔ آپ کی زندگانی کا باعث مسیحانہ انفاس ہو رہے تھے ۔ اور یہی مسیحانہ انفاس ان لوگوں کی زندگی کا باعث ہونگے ۔ کاش کہ ان زندگی بخش انفاس کو عربی پیراہن میں شائع کیا جائے ۔ کشتی نوح کا عربی ترجمہ تیار ہے ۔ میرے دوست آتے ہیں ۔ اس کے ایک ایک پیرے سے اس قدر متاثر ہوتے ہیں ۔ کہ یوں معلوم ہوتا ہے ۔ کہ ان کے اندر

ایک ایک سطر بجلی ہو کر کوندتی ہے۔ اور ہم انہیں حسرت بھرے دل سے اپنے احساسات کو دباتے ہوئے یہی جواب دے کر رہ جاتے ہیں۔ شرمندگی بطبع انشاء اللہ جلدی ہی چھپ جائیگی ایک پانچسو روپے کی بات ہے۔ کہ یہ کتابیں آسانی سے چھپ سکتی ہیں۔ مگر بک ڈپو نے اپنا سارا سرمایہ چھوڑ قرض لے کر حضور کی کتابوں کی طباعت واشاعت پر خرچ کر دیا ہوا ہے اور وہ کتابیں پڑی ہیں۔ ان کی بکری جیسی ہو رہی ہے۔ وہ معلوم ہے۔ اگر کسی دوست کو مذکورہ بالا کتابوں کے چھپوانے کی توفیق نہ ملے۔ تو کم از کم احمدیت و اسلام۔ خطاب جلیل۔ احمد المسیح الموعود وغیرہ کے نسخے لے کر ہدیۃً یہاں کے لوگوں کو ہمارے ذریعے سے بھیج سکتے ہیں۔ اگر اس کی بھی توفیق نہ ملے۔ تو ہمارے لئے درد دل سے دعا کریں۔ کہ وہ مولےٰ ہمارا کارساز ہو۔ وہ قادر مطلق ہستی سب کچھ کر سکتی ہے۔ اگر کمی ہے تو ہمارے اندر کمی ہے جو اس وقت اسباب پورے طور پر مہیا نہیں ہو رہے۔ اور تبلیغی روکاوٹیں بڑھ رہی ہیں ؛

(زین العابدین)

اشتہارات

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب مولوی محمد نواب خانصاحب ثاقب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہادر و عدالتی سرکار مالیر کوٹلہ

رام جی داس پسر کانشی رام اگروال ساکن گھوڑی کلاں علاقہ پٹیالہ۔ مدعی ؛

بنام

ہزارا سنگھ۔ پسر پریم سنگھ و سرونؔ نابالغ بولایت ارجن برادر خود۔ و ارجن پسر انوکھا۔ کشنا پسر سروما۔ اوتم و بھاگ سنگھ پسران رام سنگھ جٹ ساکنان جن وارث قائمقام قانونی ہیرا سنگھ پسر کتھا سنگھ مدعا علیہم ؛

دعویٰ مبلغ مالیت ۵ روپیہ کلدار اصل و سود برو ئے ہی

مقدمہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواست مدعی سے ظاہر ہے۔ کہ مدعا علیہ ۴ تا ۶ لاپتہ ہیں۔ اور ان پر تعمیل سمن ہونی مشکل ہے۔ بذریعہ اشتہار تعمیل کرائی جاوے۔ لہٰذا اشتہار ہذا بغرض حاضری ہرسہ مدعا علیہم ۴ تا ۶ جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہم مذکور ۱۹ نومبر ۱۹۲۵ء کو اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی و جوابدہی دعویٰ مدعی کی کرے۔ بصورت عدم حاضری انکے خلاف حکم کارروائی یکطرفہ دیا جاویگا۔ آج بتاریخ ۲۷ اکتوبر ۱۹۲۵ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت ہذا سے جاری کیا گیا ؛

مہر عدالت دستخط حاکم

اشتہارات

بعدالت جناب مولوی ابراہیم صاحب۔ بی اے ایڈیشنل سب جج بہادر دسوہہ ضلع ہوشیارپور۔

رادہا ولد دیویدتہ ذات ساہنی سکنہ موضع کالووال کوٹلہ تھانہ ٹانڈہ۔ ڈگریدار ؛

بنام

غلام نبی ولد کالو ذات تیلی سکنہ کوٹلہ تھانہ ٹانڈہ حال چک ۱۲۲ - ۱۲ - ایل تحصیل منٹگمری۔ مدیون ؛

اجرائے ڈگری

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعا علیہ کے نام کئی بار سمن جاری کئے گئے ہیں۔ مگر تعمیل نہیں ہوئی۔ درخواست و بیان حلفی ڈگریدار سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ تعمیل سے عمداً گریز کرتا ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا اخبار الفضل قادیان میں مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر بتاریخ ۲۷/۱۱/۲۵ کو مدیون عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ کسی مختار کی وساطت سے حاضر ہو کر جوابدہی مقدمہ نہ کرے گا۔ تو کارروائی یکطرفہ اس کے خلاف عمل میں لائی جاوے گی ؛

بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۱۱/۲۵ کو جاری کیا گیا ؛

مہر عدالت دستخط حاکم

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج چہارم جھنگ

بمقدمہ

دسنا رام ولد فتحچند رام دوان سکنہ پیر عبدالرحمن تحصیل شورکوٹ مدعی بنام غلام حسین شاہ ؛

دعویٰ ۳۲۵ روپے ہی

اشتہار بنام غلام حسین شاہ ولد اللہ دتا شاہ قریشی سکنہ پیر عبدالرحمن تحصیل شورکوٹ ؛

درخواست مدعی پر عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے۔ کہ مدعا علیہ دیدہ دانستہ تعمیل سمنات سے گریز کر رہا ہے۔ اس واسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہ مورخہ ۳۰/۱۱/۲۵ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کرے۔ ورنہ کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی ؛

۳/۱۱/۲۵

مہر عدالت دستخط حاکم

آنکھ کی بےنظیر دوائی کے متعلق

ایک سردار کی حلفیہ شہادت

مکرمی مینیجر صاحب محمد احمد اینڈ کمپنی قادیان۔ السلام علیکم

میں خدا کو حاضر ناظر جان کر شہادت دیتا ہوں۔ کہ میں نے آپ کی بےنظیر دوائی کا اپنے گھر میں استعمال کرایا۔ اور اسکو نہایت مفید پایا۔ میرے لڑکے کی آنکھیں بہت خراب تھیں۔ اس کے استعمال سے بہت جلد اچھی ہو گئیں۔ اس کے بعد اس دوائی کی ہمارے گاؤں میں عام شہرت ہو گئی۔ اور بہت سے مریضوں نے اس کے ذریعہ بفضلہ تعالےٰ شفا پائی ہے۔ آپ کو اجازت دیتا ہوں۔ کہ آپ اس گواہی کو مخلوق خدا کی عام اطلاع اور بہتری کے لئے شائع فرماویں۔ عزن خان جمعدار ایڈجوٹنٹ ۳۸ کیمل کور۔ راولپنڈی ساکن موضع کامل پور۔ تحصیل فتح جنگ۔ ضلع اٹک

یہ دوائی دراصل حضرت حکیم نور الدین خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کی ایجاد ہے۔ اس کے استعمال سے آنکھ کی ہر مرض۔ ککرے۔ درد۔ دھند۔ پڑبال وغیرہ دور ہو جاتی ہے فی تولہ ایک روپیہ ؛ (عہ ر)

محمد احمد اینڈ کمپنی قادیان

ڈاکٹروں اور طبیبوں کی خاص توجہ کے قابل

ڈنٹائن یا دانتوں کے درد کا تریاق

حضرت مولانا حکیم نور الدین اعظم سابق شیر طبی ریاست کشمیر و خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا مجرب اور سالہا سال کا آزمودہ دانتوں کے درد کا تریاق یا ڈنٹائن جسکے ایک قطرہ کے لگانے سے شدید سے شدید دانت یا داڑھ کا درد بفضل خدا قطعی طور پر چند لمحوں میں رفع ہوتا ہے۔ دانت کے درد کی شدت تکلیف کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ ڈنٹائن داڑھ یا دانت کے درد کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ جسکو ہم نے بنی نوع کے فائدہ کیلئے ایک ایک ڈرام کی شیشیوں میں جو عمدہ پیکٹوں میں بند کی گئی ہیں۔ تیار کیا ہے۔ اور اس خیال سے کہ غریب سے غریب انسان بھی اس موذی درد سے نجات پا سکے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک صرف ۱۲ / فی شیشی رکھی ہے۔ درجن یا زائد پیکٹ منگوانے پر ۲۰ فیصدی ڈسکونٹ دیا جاتا ہے ڈاکٹروں کی رائے ہے۔ کہ ڈنٹائن دانت کے درد کی بہترین دوا ہے۔ جو نہ صرف دانتوں کو نکلوانے سے بچا لیتی ہے بلکہ گرنے اور ہلنے سے بھی محفوظ رکھتی ہے۔ "ڈنٹائن ہر گھر میں موجود ہونی چاہیئے"

نوٹ :۔ تمام شہروں میں معقول شرائط پر ایجنٹ درکار ہیں ؛

ملنے کا پتہ

ایس۔ اے حکیم احمدی سنجولی پوسٹ آفس شملہ

ممالک غیر کی خبریں

نیویارک ۸ر نومبر۔ دمشق کے جنوب میں جہاں سے دروزیوں نے ارمنیوں کو نکال دیا ہے امریکن مشن اسکولوں اور گرجوں میں آگ لگانے کی خبریں یہاں مشرق وسطیٰ کی اعانتی ایسوسی ایشن کے نیشنل ہیڈکوارٹر میں پہونچی اور شام کے یتیم خانوں سے دس ہزار یتیموں کو ہٹانے کی تیاری کیجارہی ہے۔

چونکہ دمشق کے باشندے ایک لاکھ دس ہزار ترکی پونڈ کی رقم کا تاوان ادا نہ کر سکے جو فرانسیسیوں نے طلب کیا تھا۔ اس لئے انہوں نے میونسپل جائداد کو حکمبردار سلطنت کے پاس تاوان کے عوض گرو رکھ دیا ہے۔

دمشق ۸ر نومبر۔ فرانسیسیوں کی حالت برابر خراب ہو رہی ہے۔ قبیلہ رییالہ کے باغیوں نے دمشق کو گھیر رکھا ہے۔ وہ پہلے فرانسیسیوں کے وفادار تھے۔ لیکن اب باغیوں کے ساتھ مل گئے ہیں۔ فرانسیسیوں نے دمشق میں دوسو آدمیوں کو گرفتار کیا ہے۔ باغی ہر جگہ پلوں اور ریلوے لائنوں کو تباہ کر رہے ہیں۔

دمشق ۸ر نومبر۔ گذشتہ موسم سرما میں جن عربوں نے بغداد میں فرانسیسی سفارتخانہ پر حملہ کر کے ایک افسر کو قتل اور دو سپاہیوں کو مجروح کر دیا تھا۔ ان میں سے تین عربوں کو آج شاہراہ عام میں پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ لاشیں چھ گھنٹہ تک پھانسی کے تختہ پر لٹکتی رہیں۔ ہر مردہ لاش کے جسم پر بڑے بڑے اشتہارات چسپاں تھے۔ جن پر مرنے والوں کے جرم کی پوری کیفیت عبرت عالم کے لئے ثبت تھی۔ ہزارہا لوگ اس دردناک حالت کے ملاحظہ کے لئے جمع ہوئے۔

پیرس ۸ر نومبر۔ شام کے نئے ہائی کمشنر ایم ڈی جو دنل نے پیرس کے نمائندہ سے دوران ملاقات میں کہا۔ کہ شامیوں کا جوش وخروش ٹھنڈا کرنے اور ان میں نظام قائم کرنے کے لئے میں اپنی پوری قوت صرف کر دوں گا۔ تاکہ میں لیگ اقوام سے یہ کہہ سکوں۔ کہ اب شام اپنے اوپر حکومت کرنے کے قابل ہے۔ مگر اس وقت فرانس شام پر سے اپنی حکومت نہیں اٹھا سکتا۔ اس وقت تو لغت کی کتاب سے انخلا اور ترک کے الفاظ ہی کو نکال کر پھینک دینا چاہیئے۔

قسطنطنیہ ۸ر نومبر۔ مجلس ملیہ کے روبرو آئندہ اجلاس میں متعدد مسودات پیش ہونے والے ہیں۔ جن کی رُو سے خوردنی اشیاء پر ٹیکس عائد کیا جائے گا۔ علاوہ ازیں ۱۸ سے ۶۰ سال کے اندر مردوں اور ۱۸ سے ۵۰ سال تک کی مستورات سے بھی محصول لیا جائے گا۔

قسطنطنیہ ۹ر نومبر۔ ترکی گورنمنٹ کے سرکاری اخبار نے ایک مضمون کے ذریعہ اس بات کی حمایت کی ہے۔ کہ جمعہ کی بجائے آرام کا دن اتوار مقرر کیا جائے۔ تاکہ ترکی دیگر مغربی طاقتوں کے ساتھ شریک ہو سکے۔ اور ہفتہ میں خواہ مخواہ دو دن ضائع نہ کرنے پڑیں۔

بصرہ ۸ر نومبر۔ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ ایران کے بعض حصوں میں افواج باشندوں کی امداد سے جدید حکومت ایران کے خلاف ایک تحریک میں حصہ لے رہی ہیں۔

طہران ۵ر نومبر۔ مختلف دول خارجیہ کے نمائندگان نے آقائے رضا خاں کی حکمرانی کے تسلیم کر لئے جانے کی تحریرات پیش کر دی ہیں۔

مصری اخبار "المقطم" راوی ہے۔ کہ جب سے نجدیوں کا حجاز پر تسلط ہوا ہے۔ انہوں نے حقہ پینے والوں اور شراب خواروں کو سزا دینا شروع کر دیا ہے۔ حقہ والوں کو تو صرف دُرّے لگائے جاتے ہیں۔ لیکن شراب فروشوں اور شراب رکھنے والوں کو علاوہ درّہ لگائے جانے کے ضبطی جائداد کی بھی سزا دیجاتی ہے اور ان کو قید بھی کر دیا جاتا ہے۔

اخبار "ٹائمس" کا نامہ نگار مقیم ریگا مظہر ہے کہ جاپانی ریلوے کے نمائندے پیرس سے ٹوکیو تک براہ ریگا ریل قائم کرنے کے مسئلہ پر گفتگو کرنے کے لئے ماسکو پہونچ گئے ہیں۔

لنڈن ۸ر نومبر۔ شب گذشتہ لنڈن میں بولشویک انقلاب کی سالگرہ اس شان وشکوہ سے منائی گئی۔ کہ کبھی زار روس کے زمانہ میں بھی کوئی تقریب ایسی منائی جاسکی ہوگی۔ برلن سے خبر ملی ہے۔ کہ وہاں اس سے بھی زیادہ شاندار طریقہ پر جشن منایا گیا۔

قاہرہ ۸ر نومبر۔ جس وقت مقبرہ کا دوسرا احصار کھولا گیا۔ تو ایک انسانی صورت تابوت میں نظر آئی۔ اس کا چہرہ خود بادشاہ طوطن خامن کا سا معلوم ہوتا تھا۔ کفن کا ہٹانا بہت مشکل خیال کیا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ ایک سیاہ مادہ سے ملوث ہے۔

اسکندریہ ۱۰ر نومبر۔ شاہ فیصل اور زوار پاشا آج ہیلوولان جہاز سے یہاں آئے ہیں مصری فوج کی ایک گارڈ نے آپ کا استقبال کیا اور سلامی دی۔ پھر اس کے بعد سوار ہو کر شاہ فواد کے ملنے گئے بعدہٗ ممتاز ا چلے گئے۔ آج شام کو آپ قاہرہ جائیں گے۔ اور وہاں آپ لارڈ لائیڈ کے مہمان ہونگے و ریذیڈنسی میں قیام کریں گے۔

پیرس ۵ر نومبر۔ ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار راقم ہے۔ کہ نیم سرکاری طور پر تخمینہ لگایا گیا ہے۔ کہ دمشق کی گولہ باری میں ۵ لاکھ پونڈ خرچ ہوا۔

ہندوستان کی خبریں

۱۳ر نومبر ۱۹۲۵ء کو مجلس آئین ساز پنجاب میں میر مقبول محمود کے ان ریزولیوشنوں پر غور وخوض ہوگا۔ جو آپ پنجاب ساہوکارہ بل کے متعلق پیش کرنے اور اس بل کو ایک منتخبہ کمیٹی کے حوالے کرنے کے متعلق تحریک کر رہے ہیں۔

اخبار ملاپ میں حسب ذیل خبر شائع ہوئی ہے۔ پشاور ۷ر نومبر۔ خیبر ریلوے کے افتتاح سے دوسرے دن ہی آفریدیوں نے بھی اپنی نئی سکیم کا افتتاح کر کے اعلان کر دیا۔ سنا جاتا ہے۔ کہ تمام قبائل نے تیراہ میں اجلاس کیا اور اس میں شمولیت کے لئے صاحب چیف کمشنر صوبہ سرحدی کو بھی دعوت دی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ چیف کمشنر صاحب نے جواب بھجوا دیا۔ کہ تم یہاں آؤ۔ چار پانچ یوم سے چھ ہزار کے قریب مختلف قبائل کے آفریدی یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اور حلوہ پلاؤ اڑا رہے ہیں۔ جیسا کہ معلوم ہوا ہے۔ انہوں نے اپنا یہ مطالبہ پیش کیا ہے۔ کہ سرکار نے معاہدہ تو خالی پٹڑی ڈالنے کا کیا تھا نہ کہ ریل چلانے کا۔ اگر ریل چلانی ہے۔ تو پہلے ہمارے مطالبات پورے کئے جاویں (الف) موجب دوگنا کیا جاوے (ب) فی ملک پچاس پچاس ہزار روپیہ بطور انعام دیا جاوے۔ (ج) جاگیریں دی جاویں۔

خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وزیر ہند نے تین اور جرمن مشنریوں کو مالابار میں عیسائیت کی تبلیغ کے لئے آنے کی اجازت دیدی ہے۔ یہ مشنری دسمبر میں کالی کٹ پہونچ جائیں گے۔

بتلایا جاتا ہے۔ کہ ہندوستان کے آئندہ وائسرائے مسٹر وڈ کیتھولک فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

اٹاوہ میں میونسپل بورڈ نے اپنی ایک میٹنگ منعقدہ یکم نومبر میں ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ جس سے بارہ برس سے کم عمر کے جانوروں کو میونسپل بورڈ کی حدود کے اندر ذبح نہ کیا جائے گا۔

رنگون ۱۰ر نومبر۔ برما آئیل کمپنی کے کارخانے میں جو سیریم میں واقع ہے۔ کل نصف شب کے تھوڑی دیر کے بعد تیل کے ایک حوض میں آگ لگ گئی۔ اور وہ پھٹ گیا۔ اس حوض میں پچاس ہزار گیلن تیل کی گنجائش تھی۔ کمپنی کے آگ بجھانے والوں نے آگ کو ایک ہی حوض تک محدود رکھا۔ اور دن نکلنے سے پہلے پہلے تمام تیل جل کر آگ بجھ گئی۔ ایک ہندوستانی ملازم مر گیا۔ حادثہ کا سبب نامعلوم ہے۔

کلکتہ ۱۰ر نومبر۔ یہاں دس اشخاص کیمپل ہاسپٹل میں بھیجے گئے ہیں۔ جن میں ایک راستہ ہی میں ختم ہو گیا۔ اور دو دوران علاج میں مر گئے۔ باقی سات زیر علاج ہیں۔ خیال ہے۔ کہ ان لوگوں نے سڑا ہوا گوشت کھایا تھا۔

(منشی عبدالرحمٰن صاحب کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا)